یہ ایک مزیدار نظم ہے جسمیں اعدائے دین سے رزم ہے
اہلسنت کے لیے پُر سرور بزم ہے

مسمّٰی بنام تاریخی

اَلْلَقی مُنَاظِرہ

۱۳۳۹

معروف بہ

کھرالکھری کا مُباحثہ

مُصنّفہ

جناب نیّر صاحب بڑودوی دام فیضہم

جس میں کھرّوں کے مذہب نامہذب کی بعض ضلالات کفریات ایک کھرّی کی زبان سے مجوّزہ تصویر کھینچ کر اُن کی خباثت و شناعت پر مسلمانوں کو توجہ دلائی گئی ہے

مع شرح مسمّٰی باسم تاریخی

کاشف ضلال دیوبندی

۱۳۳۸ھ

شارح

اسد السنّت وصاف الحبیب جناب مولانا مولوی حافظ قاری ابوالظفر محب الرضا محمد محبوب علی خاں صاحب برکاتی رضوی فاضل حزب الاحناف ہند لاہور منتظم بجاہد

نوری رضویہ پبلشنگ کمپنی کچا رشید روڈ بلال گنج لاہور

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط
نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ ط

بند اول

ایک قصبہ میں رہا کرتے تھے کھڑا کھڑی
عمر کھڑے کی ہوئی تھی کوئی نوے سالہ
مُنہ میں ایک دانت نہ تھا سر پہ کوئی بال نہ تھا
تھی کمر مثلِ کماں، رُخ تھا سیہ، ریش سفید
دولتِ حُسن کا مالک تھا سیہ رُو بڈھا
گھر میں کھانے کو نہ مطلق تھا بجز بغض و حسد
جُھریاں کھال پہ پیدا تھیں بدن میں رعشہ
ناف تک ریش تھی جیسے کسی برگد کی جٹا

کھڑا بدشکل تھا، تھی حُسن میں یکتا کھڑی
اور ہوئی تھی ابھی بالغ یہ حسینہ کھڑی
رہتی خدمت میں تھی ہر دم لئے جوتا کھڑی
کھائے شوہر پہ نہ کیوں باپ کا دھوکا کھڑی
پہلوئے ابر میں تھی چاند کا ٹکڑا کھڑی
اس لئے روز ہی رکھتی تھی وہ روزہ کھڑی
باپ کہتی اُسے شیخ نجدی کا کھڑی
روز پھبتی یہ سُناتی تھی ظریفہ کھڑی

پہلوئے حُور میں لنگور خدا کی قدرت
زاغ کی چونچ میں انگور خدا کی قدرت

بند ثانی

ایک سُنّی پہ کہیں ہو گئی شیدا کھڑی
ان کی آنکھیں بھی دریچے پہ لگی رہتی تھیں
اک زمانہ اسی انداز سے گذرا ان پر

یعنی مجنوں یہ ہوئے، وہ ہوئی لیلےٰ کھڑی
اور وہ خود بھی اٹھا دیتی تھی پردہ کھڑی
وصلِ محبوب کی رکھتی تھی تمنا کھڑی

سہ کھڑا یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت و الفت سے کورا مراد اس سے دیوبندی وہابی مرد کھڑی سے مراد دیوبندی وہابی عورت۔

اور وہ سُنّی بھی تھے شمشیرِ محبت کے شہید
ایک تھے مولوی صاحب جو پڑوسی اُس کے
گڑگڑا کر عملِ حُب کی طلب گار ہوئی
سوچ کر مولوی صاحب نے جواب اُس کو دیا
اہلسنت کے عقائد جو سُنائے گی اُسے

چاہتے تھے کسی صورت سے ہو زوجہ کھڑی
اُن سے جا کر ہوئی تعویذ کی جویا کھڑی
چاہتی تھی یہ مجھے چھوڑ دے بڈھا کھڑی
تُو جو سُنّی ہو، تو مِٹ جائے یہ جھگڑا کھڑی
تنگ آ کر وہ تجھے چھوڑ ہی دے گا کھڑی

موت کا اور وہابی کے لئے تیر نہیں
اِس سے آزادی کی بہتر کوئی تدبیر نہیں

بند ثالث

کھڑی گھر جا کے لگی کہنے کہ سُن رے کھڑے
خالقِ کون و مکاں، قادر و قیوم و غنی

چند شبہات ہیں کہ ان کے خلاصے کھڑے
ایسے وصفوں پہ خدا جھوٹ بھی بولے کھڑے

لہ وہابیہ دیوبندیہ کا پہلا عقیدہ کہ خدائے پاک معاذ اللہ جھوٹا ہے۔ رشید احمد گنگوہی سے استفتا کیا گیا کہ "ایک شخص نے کہا کہ میں نے کب کہا ہے کہ میں وقوع کذب باری کا قائل نہیں ہوں، یہ قائل مسلمان ہے یا کافر؟ گنگوہی جی نے فتویٰ دیا کہ اُس کو کافر، بدعتی ضال کہنا نہیں چاہیئے۔ وقوع کذب کے معنے درست ہو گئے اُس کو کوئی کلمہ سخت نہ کہنا چاہیئے، تضلیل و تفسیق و مامون کرنا چاہیئے یعنے جو شخص یوں کہے کہ خدا جھوٹا ہے اُس کو کافر بلکہ گمراہ بلکہ بدعتی بلکہ فاسق بھی نہ کہو یہ بات درست ہے کہ خدا سے کذب واقع ہو لیا دیکھو فتاوے گنگوہی کا فوٹو، مرتضےٰ حسن دربھنگی نے اپنے رسالہ ملعونہ اسکات المعتدی مطبوعہ محمدی المطابع کے صفحہ ۱۳ پر سوالات ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴ میں اکابر اشاعرہ کو بھی وقوع کذب باری کا قائل بنا کر پوچھا ہے کہ وہ کافر ہوتے یا نہیں یعنی اگر گنگوہی جی وقوع کذب باری کے قائل ہو کر کافر ہو گئے تو اکابر اشاعرہ بھی اس کے قائل ہیں اُن کو بھی کافر کہو اور اگر وہ کافر نہیں تو گنگوہی جی کیوں کافر ہیں۔ گنگوہی جی کے کفر کو اسلام بنانے کے لئے اکابر اشاعرہ پر کفر ملعون کا افترا جڑ دیا۔ العیاذ باللہ ۱۲

ذات بے عیب کو یہ عیب لگایا تم نے — آخرش لکھ ہی دیئے کذب کے فتوے گھڑ کے

مصطفےٰ حاضر و ناظر ہیں مگر تم یہ کہو — دیکھ سکتے نہیں دیوار کے پیچھے گھڑ کے

نص قطعی سے تو ثابت کرے علمِ شیطاں — اور محبوب خدا کچھ بھی نہ جانے گھڑ کے

؎ وہابیہ دیوبندیہ کا دوسرا عقیدہ یہ کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں خلیل احمد انبیٹھی و گنگوہی جی براہین قاطعہ مطبوعہ بلالی پریس ساڈھورہ صفحہ ۵۵ پر لکھتے ہیں "شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔" حالانکہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ نے اس کو روایت نہ کیا، بلکہ اس روایت کو نقل کر کے اس کا رد کر دیا کہ یہ قول مردود ہے اور اس کی کوئی اصل نہیں اور اس کی روایت صحیح نہیں، افسوس فضل مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مٹانے کے لئے یہ کوتک ہیں کہ مردود کو دلیل بنائیں اور رد کو ہضم کر جائیں۔ والعیاذ باللہ تعالےٰ ۔

؎ وہابیہ دیوبندیہ کا تیسرا عقیدہ کہ شیطان کا علم معاذ اللہ محمد رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے۔ گنگوہی جی و انبیٹھی جی اسی براہین قاطعہ کے صفحہ ۵۱ پر لکھتے ہیں"۔ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔ "

اس عبارت میں صاف صاف کہہ دیا کہ شیطان کے لئے تو تمام روئے زمین کا علم نص سے ثابت ہے۔ یعنی قرآن و حدیث سے اس کا ثبوت ہے۔ مگر حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے لئے اس قدر وسیع علم کسی آیت یا حدیث سے ثابت نہیں بلکہ اس کا ماننے والا مشرک ہے۔ جس میں ایمان کا کچھ بھی حصہ نہیں۔ والعیاذ باللہ تعالےٰ ۱۲

جس کو اللہ نے ہر شے کا بنایا عالم — اپنے ملّوں سے انہیں اُردو پڑھائے گھڑ کے

جس کے صدقے میں ہوئے دونوں جہاں جلوہ نما — وہ بڑے بھائی کے مانند ہوں کیسے گھڑ کے

؎ وہابیہ دیوبندیہ کا چوتھا عقیدہ کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم معاذ اللہ اردو زبان میں دیوبندی کے شاگرد ہیں۔ گنگوہی جی و انبیٹھی جی اسی براہین قاطعہ کے صفحہ ۲۶ پر لکھتے ہیں "مدرسہ دیوبند کی عظمت حق تعالیٰ کی درگاہ پاک میں بہت ہے کہ صدہا عالم یہاں سے پڑھ کر گئے اور خلق کثیر کو ظلمات ضلالت سے نکالا۔ یہی سبب ہے کہ ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو اُردو کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آگئی؟ آپ تو عربی ہیں۔ فرمایا کہ جب سے علمائے مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آگئی۔ سبحان اللہ اس سے رتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا"۔ خواب گھڑ کر حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم پر دیوبندی ملّوں سے اُردو سیکھنے کا افترا کر دیا۔ پھر یہی نہیں کہ اس خواب ملعون کو خواب کے درجہ میں رکھا ہو بلکہ اللہ کے نزدیک مدرسہ دیوبند کی افضلیت کا دعوےٰ کیا اور دلیل میں اس افترائی خواب کو پیش کیا اور اس خواب کو بیان کر کے نتیجہ یہ دیا کہ "سبحان اللہ اس سے رتبہ اس مدرسے کا معلوم ہوا" کہ خود محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس مدرسہ کے شاگرد ہیں۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ ۱۲ ؎ وہابیہ دیوبندیہ کا پانچواں عقیدہ کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی تعظیم بڑے بھائی کی سی کرنی چاہیئے۔ امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی اپنی کتاب تقویۃ الایمان مطبوعہ مرکنٹائل پرنٹنگ پریس صفحہ ۵۸ پر لکھتے ہیں "انسان آپس میں سب بھائی ہیں، جو بڑا بزرگ ہو، وہ بڑا بھائی ہے، اُس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجیے، اور مالک سب کا اللہ ہے، بندگی اُس کو چاہیئے۔" اس عبارت کے بعد لکھتے ہیں "اولیاء انبیاء، امام زادہ، پیر و شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں، اور بندے عاجز اور ہمارے

بقیہ حاشیہ صفحہ نمبر ۶ پر

شپرۂ چشم کو کیا مہرِ عرب سے نسبت — خوب یہ شعر ہے سُن عقل کے اندھے کُھرّے

آنکھ والا ترے جوبن کا تماشا دیکھے
دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

بندِ رابع

جہل[۱] باری کا بھی قائل ہے نگوڑے کُھرّے — تجھ کو کیا ہو گیا او کفر کے تھیلے کھرّے
معجزے[۲] جو کہ رسولوں نے دکھائے کامل — تُو بتائے انہیں جادو کے کرشمے کُھرّے

(پچھلے صفحہ کا بقیہ حاشیہ)

بھائی، مگر ان کو اللہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے، ہم کو ان کی فرماں برداری کا حکم ہے۔ ہم اُن کے چھوٹے بھائی ہیں" اس عبارت خبیثہ میں کیسا صاف کہا کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام بڑے بھائی ہیں اور ہم چھوٹے بھائی، ہم کو اُن کی ایسی تعظیم کرنی چاہیئے جیسے چھوٹا بھائی اپنے بڑے بھائی کی تعظیم کرتا ہے۔ والعیاذ باللہ تعالےٰ ۱۲

[۱] وہابیہ دیوبندیہ کا چھٹا عقیدہ کہ اللہ عزوجل کو غیب کا علم نہیں۔ مگر اُسے اتنا اختیار ہے کہ جب چاہے غیب کا علم حاصل کرلے۔ امام الوہابیہ اسی تقویۃ الایمان کے صـ۲۳ پر لکھتے ہیں: "غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کرلیجئے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے کسی ولی و نبی کو، جن و فرشتے کو، پیر و شہید کو، امام و امام زادے کو، بھوت و پری کو اللہ صاحب نے یہ طاقت نہیں بخشی کہ جب وہ چاہیں غیب کی بات معلوم کرلیں۔" اس عبارت میں صاف کہہ دیا کہ خدا کو یہ اختیار ہے کہ جب چاہے غیب کی بات معلوم کرلے۔ یعنی ابھی تک اُسے غیب کا علم نہیں۔ جب چاہے معلوم کر سکتا ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ اشرف علی تھانوی نے بھی حفظ الایمان میں خدا کے علم غیب کا انکار کیا ہے۔ ۱۲

[۲] وہابیہ دیوبندیہ کا ساتواں عقیدہ کہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے معجزوں سے بڑھ کر زیادہ کامل اور

جو تصوّر[۱] سے نبی کے ترا کُنبہ مُشرک — اور تصوّر میں گدھے بیل کے ڈوبے کُھرّے
یا رسول[۲] عربی! ذوق سے گر کوئی کہے — تم لگاتے ہو اُسے شرک کے دھبے کُھرّے

وہ[۳] محمد کو کسی شے کا نہ مانیں مختار
کیوں شفاعت[۴] سے نہ محروم ہوں سارے کُھرّے

(بقیہ صفحہ نمبر ۶)

زیادہ قوی تو جادوگر اور بھان متی اپنے شعبدے دکھا سکتے ہیں۔ گنگوہی جی فتاوی رشیدیہ حصہ سوم مطبوعہ افضل المطابع مراد آباد صـ۲ پر منصب امامت تصنیف اسمٰعیل دہلوی سے نقل کرتے ہیں۔ "بسیا چیز است کہ ظہور آں از مقبولین حق از قبیل خرق عادت شمرون مے شود حالانکہ امثال ہمہ افعال بلکہ اقوی واکمل ازاں از ارباب سحر و اصحاب طلسم ممکن الوقوع باشد۔" یعنی بہت سی ایسی چیزیں ہیں جن کا خدا کے مقبول بندوں سے ظاہر ہونا اُن کا معجزہ گنا جاتا ہے۔ حالانکہ ویسی ہی بلکہ ان سے زیادہ قوی و کامل باتیں جادوگروں اور شعبدہ بازوں سے ہو سکتی ہیں۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ ۱۲۔

[۱] وہابیہ دیوبندیہ کا آٹھواں عقیدہ کہ نماز میں حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیال لانا اپنے بیل اور گدھے کے خیال میں ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر ہے۔ امام الوہابیہ اپنی صراط مستقیم مطبوعہ قیومی پریس کانپور صـ۸۶ پر لکھتے ہیں۔ "صرف ہمت بسوئے شیخ و امثال آن از معظمین گو جناب رسالت مآب باشند بچندیں مرتب بدتر از استغراق در صورت گاؤ خود است" یعنی نماز میں اپنے پیر اور دوسرے بزرگوں کی طرف اگرچہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم ہوں خیال لے جانا اپنے بیل اور گدھے کے خیال میں ڈوب جانے سے بدرجہا زیادہ بُرا ہے۔ والعیاذ باللہ تعالےٰ ۱۲

[۲] وہابیہ دیوبندیہ کا نواں عقیدہ کہ یا رسول اللہ! یا علی! یا غوث کہنے والا کسی نبی یا ولی کو پکارنے والا کافر و مشرک ہے۔ اشرف علی تھانوی بہشتی زیور حصہ اول مطبع نظامی کانپور کے صـ۴ پر لکھتے ہیں: "کفر اور شرک کی باتوں کا بیان"۔ اس عنوان کے ماتحت وہ باتیں گنائی ہیں جو کفر و شرک ہیں۔ اسی میں لکھتے ہیں "کسی کو دور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اس کو خبر ہو گئی کفر و شرک ہے۔ یعنی جو شخص دُور سے کسی نبی یا ولی کو

پکارے اور یہ سمجھے کہ خدا کے حکم سے اُن کو میرے پکارنے کی خبر ہوگئی۔ وہ کافر و مشرک ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ ۱۲ ۔ ؐ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ۔

۱۰ وہابیہ دیوبندیہ کا دسواں عقیدہ کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کسی چیز کا اختیار نہیں۔ امام الوہابیہ اسی تقویۃ الایمان صفحہ ۴۱ پر لکھتے ہیں " جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں ۔ والعیاذ باللہ ۱۲

۱۱ وہابیہ دیوبندیہ کا گیارہواں عقیدہ ، جو شخص حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شفیع مانے وہ ابوجہل کے برابر مشرک ہے ۔ امام الوہابیہ اُسی تقویۃ الایمان کے صفحہ ۸ پر لکھتے ہیں: " پیغمبر خدا کے وقت میں کافر بھی اپنے بُتوں کو اللہ کے برابر نہیں جانتے تھے ، بلکہ اسی کا مخلوق اور اُسی کا بندہ سمجھتے تھے مگر یہی پکارنا اور منتیں ماننی اور نذر و نیاز کرنی اور اُن کو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھنا ہی اُن کا کفر و شرک تھا ۔ سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اُس کو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے ، سو ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہے "۔ اس عبارت میں صاف کہدیا کہ جو کسی نبی ، ولی کو پکارے وہ ابوجہل کے برابر مشرک ۔ جو شخص کسی نبی ولی کی نیاز کرے وہ ابوجہل کے برابر مشرک ۔ جو شخص کسی نبی و ولی کو ثواب پہنچانے کی منت مانے وہ ابوجہل کے برابر مشرک ۔ جو شخص کسی نبی ولی کو شفاعت کرنے والا مانے وہ ابوجہل کے برابر مشرک "۔

دیکھو سُنّی بھائیو ! یہ ہے کفر و شرک کی مشین ، جس نے نہ کالا چھوڑا ، نہ گورا ، نہ دُبلا چھوڑا ، نہ موٹا ، ساری دنیا کے مسلمانوں کو ابوجہل کے برابر مشرک بنادیا اور اہل سُنّت جو حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی توہین کرنے والوں کو کافر کہتے ہیں ، اُس پر آنسو بہاتے ، واویلا مچاتے ہیں کہ ہائے ان کی مشین میں کفر ہی کے فتوے چھپا کرتے ہیں ۔ ہائے ہائے ساری دنیا کو کافر کہدیا ، بے ایمانوں سے کہو کہ اپنے ناپاک گریبانوں میں منہ ڈال کر دیکھو کہ کون ساری دنیا کو کافر و مشرک بنا رہا ہے ۔ اس عبارت سے یہ ثابت ہوا کہ وہابیہ دیوبندیہ شفاعت کے منکر ہیں اور حدیث میں ہے ۔ حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص میری شفاعت کا انکار کرے گا ، اُس کو میری شفاعت نصیب نہ ہوگی ۔ والعیاذ باللہ تعالےٰ ۱۲

کفر بکتے ہوئے سُن کر جو کہیں مُنہ پہ ہگا ۔۔۔ اس لئے کھا گئے سب ہند کے کوّے کُترے
شربت داب محرم کو تُو کہتا ہے حرام ۔۔۔ پُوریاں ہولی ، دیوالی کی تُو کھائے کُترے
بے ادب تُو کہے میلاد کنہیا کا جنم ۔۔۔ اور سُنّی تری پھریاں نہ خبر لے کُترے

۱۲ وہابیہ دیوبندیہ کا بارھواں عقیدہ کہ کالا کوّا کھانا ثواب ہے ، گنگوہی جی کے فتاویٰ رشیدیہ حصّہ دوم مطبوعہ قاسمی پریس دیوبند صفحہ ۱۲۲ پر ہے " مسئلہ جس جگہ زاغ معروفہ کو اکثر حرام جانتے ہوں اور کھانے والوں کو بُرا کہتے ہوں تو ایسی جگہ اس کوّا کھانے والے کو کچھ عذاب ہوگا یا نہ ، ثواب ہوگا نہ عذاب الجواب ثواب ہوگا "۔ حالانکہ کوّے کو حدیث میں خبیث فرمایا گیا ہے اور قرآن فرماتا ہے ۔ اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ خبیث چیزیں خبیث لوگوں کے لئے ہیں اور خبیث لوگ خبیث چیزوں کے لئے ۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ ۱۲

۱۳ وہابیہ دیوبندیہ کا تیرھواں عقیدہ کہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نیاز کا شربت حرام ، اور ہولی دیوالی کی پوری کچوری حلال ، فتاوےٰ رشیدیہ حصّہ سوم صفحہ ۱۱۵ پر ہے " محرم میں ذکر شہادت حسنین علیہما السلام کرنا اگرچہ بروایات صحیحہ ہو یا سبیل لگانا ، شربت پلانا ، یا چندہ سبیل یا شربت میں دینا یا دُودھ پلانا سب نادرست اور تشبہ روافض کی وجہ سے حرام ہیں "۔ فتاویٰ رشیدیہ حصّہ دوم صفحہ ۱۹ پر ہے " مسئلہ ہندو تہوار ہولی یا دیوالی میں اپنے اُستاذ یا حاکم یا نوکر کو کھیلیں یا پوری یا کچھ کھانا بطور تحفہ بھیجتے ہیں ، ان چیزوں کا لینا اور کھانا اُستاذ و حاکم و نوکر مسلمان کو درست ہے یا نہیں ؟ الجواب درست ہے ۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ ۱۲

۱۴ وہابیہ دیوبندیہ کا چودھواں عقیدہ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے میلاد شریف کی نقل کرنا کنہیا کے جنم کے مثل بلکہ اس سے بھی بدتر ہے ، براہین قاطعہ صفحہ ۱۴۸ پر ہے : " یہ ہر روز اعادت ولادت کا تو مثل ہنود ہے کہ سانگ کنہیا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں ، یا مثل روافض کے نقل شہادت اہل بیت ہر سال بناتے ہیں ۔ معاذ اللہ سانگ آپ کی ولادت کا ٹھہرا ، اور خود یہ حرکت قبیحہ قابل لوم و حرام و فسق ہے بلکہ یہ لوگ اُس قوم سے بڑھ کر ہوئے وہ تو تاریخ معین پر کرتے ہیں ، ان کے یہاں کوئی قید ہی نہیں جب چاہیں یہ خرافات فرضی بناتے ہیں "۔ سُنّی بھائیو ! دیکھو محفل میلاد شریف کے لئے کیا کیا القاب چھنٹ رہے ہیں ۔ کنہیا کے جنم کے مثل بلکہ اُس سے بڑھ کر روافض کا فعل ، بلکہ اُن سے بڑھ کر ، ولادت کا سوانگ ، حرکت قبیحہ ، قابل ملامت ، حرام ، فسق ، فرضی خرافات ، والعیاذ باللہ تعالیٰ ۱۲

بزمِ میلاد سے اس طرح نکالو شیطاں
پا بدستِ دگرے دست بدستِ دگراں

بند خامس

کیوں اماموں کی ہیں تقلید سے بھاگے[1] کھرے
عقل و دیں پر ہیں پڑے کفر کے پردے گہرے
پاگلوں جانوروں کے لئے بھی تو ماشے[2] تے
علم جیسا دیا محبوب کو حق نے کھرے

[1] وہابیہ دیوبندیہ کا پندرھواں عقیدہ، کہ تقلید کرنا حرام اور کفر ہے۔ تذکیر الاخوان بقیۂ تقویۃ الایمان مصنفہ اسمٰعیل دہلوی مترجمہ سلطان خاں مطبوعہ مرکنٹائیل پرنٹنگ دہلی صفحہ ۲۱۲ پر ہے۔ "مسلمان کو چاہیئے کہ جب تک مسئلہ قرآن و حدیث سے ثابت نہ ہو تب تک مجتہد کی پیروی اور تقلید نہ کرے اور تحقیق کی فکر میں رہے اور کوشش کرے محض تقلید ہی پر خاطر جمع کر کے نہ بیٹھ رہے پھر جب قرآن و حدیث سے خلاف مجتہد کا ثابت ہو جائے تو اس کے موافق عمل کرے پھر تقلید حرام ہے۔" اور اور اسی تذکرۃ الاخوان ص۲۰۹ پر مقلد کے حق میں تقلید ہی کافی جاننا اور تحقیق ضروری نہ سمجھنا" اس بات کو کفریات میں گنا دیا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ ۱۲

[2] وہابیہ دیوبندیہ کا سولہواں عقیدہ کہ جیسا علم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہے۔ ایسا تو ہر بچہ ہر پاگل، ہر جانور، ہر چوپایہ کو بھی ہے۔ اشرف علی تھانوی کی حفظ الایمان مطبوعہ مطبع انتظامی بماہ اپریل ۱۹۱۲ء کے صفحہ ۸ پر ہے۔ "آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقولِ زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کُل۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔" تھانوی جی نے اس عبارت میں علم غیب کی دو قسمیں کی ہیں۔ کُل علم غیب، بعض علم غیب۔ ظاہر ہے کہ کُل علم غیب تو صرف اللہ عزوجل

مر کے مٹی میں ملاتا ہے تُو شاہِ دیں کو
تیری صورت کو گئیں نار کے لُو کے کھرے
گیارھویں[3] کے ہو تبرک سے ترا دل مُردہ
شوق سے نگلے تو بکروں کے کپورے کھرے
بجتا ہے شانِ رسالت میں تو کیا چوڑ اچمار
تیری صورت پہ پھریں قہر کے نجلے کھرے

کو ہی ہے، اب حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے بعض علم غیب ہی رہ گیا۔ اسی کو منہ بھر کر کہہ دیا کہ ایسا علم غیب تو ہر بچہ ہر پاگل، ہر جانور ہر چوپایہ کو بھی حاصل ہے مسلمانو! اپنے آقا و مولیٰ حضور محمد رسول اللہ علیہ وسلم کی عزت و عظمت کو پیشِ نظر رکھ کر بتاؤ کیا حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں اس سے بڑھ کر گندی گالی ہو سکتی ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ تھانوی جی نے اب حفظ الایمان لکھی جس میں یہ عبارت بدل کر دوسری عبارت لکھی اور نئے نئے کفر بکے" اس کا رد رسالہ قہر واجد دیان ملاحظہ ہو۔ ۱۲

[1] وہابیہ دیوبندیہ کا سترھواں عقیدہ کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مر کر مٹی میں مل گئے تقویۃ الایمان صفحہ ٦٩ پر ہے کہ قیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ میں حیرہ میں گیا، تو اُن لوگوں کو میں نے اپنے بادشاہ کو سجدہ کرتے دیکھا تو حضور اس کے زیادہ مستحق ہیں کہ ہم حضور کو سجدہ کریں۔ حضور نے فرمایا اگر تم میری قبر پر گذرو کیا اُس کو بھی سجدہ کرو گے؟ عرض کی نہیں، فرمایا تو مجھ کو بھی سجدہ مت کرو، اس حدیث کے بعد لکھا" یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔" یعنی معاذ اللہ حضور کے فرمانے کا مطلب یہ تھا؟ کہ میں بھی مر کر مٹی میں مل جاؤں گا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ ۱۲

[3] وہابیہ دیوبندیہ کا اٹھارھواں عقیدہ، کہ گیارھویں شریف کا کھانا کھانے سے دل مُردہ ہو جاتا ہے۔ اور بکرے کے خصیے کھانا درست ہیں۔ فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم صفحہ ۵۵ پر اس قول کے متعلق" طَعَامُ الْمَيِّتِ يُمِيتُ الْقَلْبَ وَ طَعَامُ الْمَرِيضِ يُمَرِّضُ

اَلْقَلْبَ یعنی مُردہ کا کھانا دل کو مردہ کرتا ہے اور بیمار کا کھانا دل کو بیمار کرتا ہے۔ ایک سوال ہے کہ یہ حدیث ہے یا قول۔ الجواب۔ یہ قول ہے، اور یازدہم یعنی گیارھویں شریف کا کھانا بھی ایسا ہی ہے۔ سب صدقہ ہے اور سب کا کھانا موجب اماتت قلب ہے۔" فتاوے رشیدیہ حصہ سوم صفحہ ۱۵۰ پر ہے۔ سوال: "کاگ اوجھڑی اور بکرے کے کپورے کھانا درست ہے یا نہیں؟ الجواب درست ہیں۔" ناظرین فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم مطبوعہ افضل المطابع مرادآباد بار اول بماہ ربیع الاول ۱۳۲۸ھ ملاحظہ فرمائیں۔ کیونکہ اب دیوبندیوں نے جو فتاوٰی رشیدیہ چھاپا ہے۔ اُس میں بکرے کے کپورے کی بجائے بکری کی کھیری لکھ دیا ہے مگر اس سے اس کو کیا نفع جو بکرے کے خصیوں کو حلال لکھ کر مرگیا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ ۱۲

۱۹؎ وہابیہ دیوبندیہ کا انیسواں عقیدہ کہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام خدا کے سامنے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہیں۔ تقویۃ الایمان کے صفحہ ۱۶ پر ہے" یہ یقین جان لینا چاہیئے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔" ہمارے نزدیک تو انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اللہ کی مخلوقات میں سب سے بڑی مخلوق ہیں۔ اگر وہابیہ دیوبندیہ بھی اُن کو سب سے بڑا مخلوق مانتے ہیں تو اس عبارت میں ان کی سخت توہین ہوئی اور اگر کسی اور کو تمام انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے بڑا کہتے ہیں تو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو اس سے چھوٹا مانا، یہ بھی توہین وکفر ہے۔ اب کانپور میں دلدار خاں نے دہلی میں عبدالخالق و محمد شفیع نے جو تقویۃ الایمان مختصر کر کے چھاپی ہے اس میں سے بہت کفری عبارتیں نکال دی ہیں اور بعض بدل دی ہیں اس کو یوں بدلا ہے کہ اللہ کی شان کے برابر نہیں۔ مگر اس سے اس کو کیا فائدہ جو کفر بک کر اپنے مقر کو پہنچ چکا۔ والعیاذ باللہ تعالےٰ ۱۲

کفر کرنے لگے اب ختم رسالت سے بھی
اور نبوت کے بھی کرنے لگے دعوے گھڑے

ان عقائد سے مجھے سخت ہے نفرت واللہ
ہیں تو کہہ دوں گی کہ دوزخ کے ہیں کندے گھڑے

صاف کہتی ہوں کہ میں ہو گئی سنی بخدا
اب یہ ممکن نہیں تو ہاتھ لگائے گھڑے

سُن کے بیوی کے یہ الفاظ گزرنے لگے شاق
آخرش کہہ دیا مجمع میں کہ دی میں نے طلاق

۲۰؎ وہابیہ دیوبندیہ کا بیسواں عقیدہ کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کا سب سے پچھلا نبی ہونا جاہلوں کا خیال ہے۔ قاسم نانوتوی نے تحذیرالناس مطبوعہ خیرخواہ سرکار پریس سہارنپور ۳ پر لکھا: "عوام کے خیال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنے ہے کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔" اس عبارت میں صاف کہدیا کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کا سب سے پچھلا نبی ہونا عوام جاہلوں کا خیال ہے سمجھدار لوگوں کے نزدیک اس میں کچھ فضیلت نہیں۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ وہابیہ دیوبندیہ کا ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی اگر کوئی نبی پیدا ہو تو بھی حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے میں کچھ خلل نہیں آئے گا۔ تحذیرالناس ۲۵ پر ہے "اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔" والعیاذ باللہ تعالیٰ ۱۲۔ ۲۱؎ وہابیہ دیوبندیہ کا اکیسواں عقیدہ کہ اپنے پیر کو نبی و رسول کہنے میں مریدوں کو تسلی ہوتی ہے۔ پرچہ الامداد صفر ۱۳۳۶ھ مطبوعہ امداد المطابع تھانہ بھون ص ۳۵ پر ایک واقعہ ہے کہ ایک شخص نے خواب میں کئی بار لا الٰہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ پڑھا۔ جب آنکھ کھلی تو بیداری اور ہوش میں درود پڑھا اللھم صلِ علے سیدنا و نبینا و مولٰنا اشرف علی اور دن بھر اس کا یہی حال رہا یعنی دن بھر یہی کلمہ کفر بکتا رہا اور عذر یہ کرتا ہے کہ اس کی زبان اسکے قابو میں نہ تھی وہ تو چاہتا تھا کہ صحیح کلمہ درود پڑھے مگر زبان اُس کا کہنا نہیں مانتی تھی گویا زبان اس کے منہ میں ایک علیحدہ ہی بے لگام جانور تھی جو دن بھر اس کے قبضے میں نہیں آئی۔ اگر کسی مسلمان پیر کے متعلق یہ واقعہ ہوتا تو وہ اس کا جواب یہی دیتا کہ تجھ پر شیطان مسلط ہے، تو دن بھر مجھ کو نبی و رسول کہتا رہا، اور زبان کی بے اختیاری کا عذر جھوٹا ہے، زبان کا دن بھر قابو میں نہ آنا نہ دیکھا نہ سُنا، تو کافر مرتد ہو گیا توبہ کر کے نئے سرے سے کلمہ طیبہ پڑھ کر مسلمان بن۔ بیوی رکھتا ہو تو اس سے دوبارہ نکاح کر بلکہ اگر یہی واقعہ یوں ہوتا کہ کوئی شخص تھانوی جی کو خواب میں کتے کا پلہ اور سور کا بچہ کہتا، پھر بیداری میں ہوش کے ساتھ دن بھر یہی

بند سادس

باغِ سنّی میں عجب رنگ جما سُنّی کا ۔۔۔ ہوگیا عشق کے صدقے میں بھلا سُنّی کا
جھوٹ آج مزا خوب ملا جھوٹے کو ۔۔۔ اس سے ثابت ہے کہ سچا ہے خدا سُنّی کا
جب نبی غوث و ولی اس کے مددگار ہیں، ۔۔۔ کیوں ہدف پر نہ لگے تیرِ دُعا سُنّی کا
استعانت یہ کیا کرتے ہیں سرکاروں سے، ۔۔۔ اس لئے ہوتا ہے ہر وقت بھلا سُنّی کا
کون کُھترے کی سُنے، کس سے رکھی آس نے ۔۔۔ اولیا سے ہے ہر اک عقدہ کشا سُنّی کا
آج پھولے نہیں جامے میں سماتے سُنّی ۔۔۔ نخلِ امید ہوا آج ہرا سُنّی کا
آج کُھترے کو کوئی آتی خبر پہنچادے، ۔۔۔ جشنِ شادی کا ذرا دیکھ لے آ سُنّی کا
آج ہے وصل کی شب آج ہے ارمان کی گھڑی ۔۔۔ عقدِ نو مسلمہ سے بیٹے ہوا سُنّی کا

ایک شاعر نے جو محفل میں ہوئے تھے شامل
پڑھ کے سہرا یہ سُنایا تھا بشوقِ کامل

لفظ بکتا اور یہی عذر کرتا کہ میں تو چاہتا تھا کہ آپ کو حکیم الامت اور مجدد الملت کہوں مگر کیا کروں کہ میری زبان میرے اختیار میں نہ تھی وہ میرا کہنا نہیں مانتی تھی وہ حکیم الامۃ مجدد الملت کے بدلے کُتّے کا پلّہ اور سوّر کا بچہ ہی کہتی رہی تو کبھی تھانوی جی اس کا یہ عذر نہ سُنتے مگر وہاں تو ان کی نبوت بھی جاری تھی مدینہ طیبہ کی رسالت منتقل ہوکر تھانہ بھون کو آرہی تھی۔ لہٰذا یہ جواب لکھا "اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ تبع سنت ہے ۲۴ شوال ۱۳۳۵ھ" یہ ہے تھانوی جی کا در پردہ دعوئے رسالت کہ اس واقعہ کو چھاپ کر شائع کیا جاتا ہے۔ یعنی میرے جس مرید کو میرے متبع سنت ہونے کی طرف سے تسلی کرنا ہو وہ اسی طرح میرے نام کا کلمہ اور درود پڑھا کرے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ ۱۲

بند سابع

واہ کیا خوب سجا سُنّی کے سر پر سہرا ۔۔۔ آج پھولا نہ سمائے گا مقدر سہرا
سانپ کُھترے کے کلیجے پہ نہ کیوں کر لوٹیں ۔۔۔ دیکھ کر باندھے ہوئے سُنّی کو سر پر سہرا
سر پہ سُنّی کے یہاں باندھا گیا اور وہاں ۔۔۔ مارتا تیر ہے کُھترے کے جگر پر سہرا
کُھترا کہتا ہے کہ سہرا ہے تشبّہ بہ ہنود[۱] ۔۔۔ اس حماقت پہ ہے ہنستا مرا خوش تر سہرا
زشتی زیور میں لکھا ایک بڑے کُھترے نے[۲] ۔۔۔ شرک ہے باندھنا پھولوں کا بنا کر سہرا
پتی نکلی نہ ہوں اس میں تو تشبّہ کیسا ۔۔۔ پوچھو کُھترے سے کوئی شرک ہے کیونکر سہرا
سارے کُھتروں کو رہے ذلّت و زحمت حاصل ۔۔۔ فتح و نصرت کا رہے سُنّیوں کے سر سہرا
اہلسنّت کے بندھیں بخششِ رب کے سہرے ۔۔۔ حشر میں نار کا ہو کُھتروں کے مُنہ پہ سہرا

نیچرؔ اِن مولوی صاحب نے بڑا کام کیا
ایک کُھتری کو جو یُوں داخلِ اسلام کیا

۱؎ وہابیہ دیوبندیہ کا بائیسواں عقیدہ کہ سہرا باندھنا ہندوؤں سے تشبّہ اور سہرا باندھنے والے سب کافر و مشرک ہیں امام الوہابیہ تذکیر الاخوان صـ۳۴ پر لکھتے ہیں "بعضی کفر کی رسمیں ہیں کہ لوگوں نے ہندوؤں سے سیکھی ہیں مثلاً کنگنا باندھنا اور سہرا باندھنا" اور اسی تذکیر الاخوان کے صـ۸۶ پر " سہرا باندھنا کفر کی باتوں میں گنادیا۔"

۲؎ تھانوی جی نے حصہ اول بہشتی زیور کے صفحہ ۲۱۵ پر ایک سُرخی قائم کی "کفر اور شرک کی باتوں کا بیان۔" اور اسی کے ماتحت وہ باتیں گنائی ہیں جن کا کرنے والا کافر و مشرک ہے اسی سلسلے میں صفحہ ۱۷ پر سہرا باندھنا بھی گنادیا یعنی سہرا باندھنا ہندوؤں سے تشبّہ ہے اور کفر و شرک ہے اور سہرا باندھنے والے ہندوؤں سے تشبّہ کرنے والے اور کافر و مشرک ہیں۔

حالانکہ ہندوؤں کے سہرے میں پنی اور کلکی ضرور ہوتی ہے۔ مسلمانوں کے سہرے میں پھولوں کے سوا کچھ نہیں ہوتا تو تشبہ کدھر سے آیا؟ اور خوشبو کو محبوب رکھنا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کریمہ ہے۔ خود فرماتے ہیں۔ حُبِّبَ اِلَیَّ مِنْ دُنْیَاکُمُ الطِّیْبُ وَالنِّسَاءُ اللہ عزوجل نے تمہاری دنیا کی چیزوں میں سے خوشبو کو اور میری ازواج مطہرات کو میرے لیے محبوب بنا دیا ہے۔ دوسری حدیث میں ہے۔ لَا تَرُدُّوا الطِّیْبَ فَاِنَّہٗ خَفِیْفُ الْمَحْمِلِ۔ یعنی خوشبو رد نہ کی جائے کہ بے شک اس کی گرانی بہت ہلکی ہوتی ہے۔ شادی کے دن ہر عام و خاص کی نظریں دولہا دلہن کے چہرے پر پڑتی ہیں اور نظر کی تاثیر حق ہے اس سے بچانے کے لیے اگر خوشبودار پھولوں کا نقاب بنا کر دولہا دولہن کے چہروں پر ڈال دیا جائے تو شرک و کفر کدھر سے منہ پھیلا کر دوڑ پڑا۔

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

مسلمان بھائیو! دیکھو یہ ہے کفر و شرک کی مشین جس میں روزانہ کفر و شرک ہی ڈھلا کرتا ہے۔ جس قدر مسلمانوں کی شادیوں میں سہرے بندھے اور جتنے مسلمان اس پر راضی رہے سب کو ایک دم کافر و مشرک بنا ڈالا۔ والعیاذ باللہ۔